ھذا اخبار ہر ہفتہ کی ۶-۱۳-۲۰-۲۷ تاریخ کو قادیان سے نکلتا ہے۔

ایل نمبر ۲۲۹۶

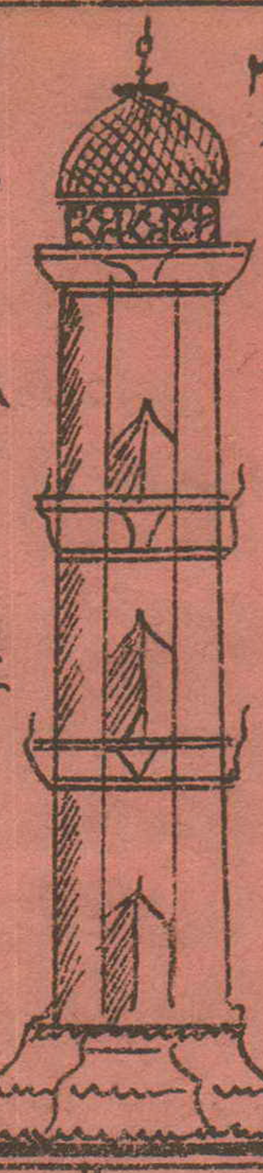

(ہمارا مینار جو مسجد اقصیٰ کے جنوب کی طرف واقع ہے)

بدر

زنانہ ہائی ہر پنجروپے (۱۵ھ)

قیمت فی پرچہ ۱ر

قادیان

ایڈیٹر میر قاسم علی احمدی

جلد (۱۳) | قادیان مورخہ ۲۷ اگست ۱۹۲۸ء مطابق ۱۰ ربیع الاول ۱۳۴۷ھ ہجری | نمبر (۲۰)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دِل میرا زباں میری ثنا خوانِ محمدؐ

(از خان صاحب ذوالفقار علی خان گوہر)

میں کیا ہوں کہ ہو مجھسے بیاں شانِ محمدؐ
عرفانِ خدا ہو تو ہو عرفانِ محمدؐ

بھوکا کبھی رہتا نہیں دربانِ محمدؐ
مہمانِ خدا ہوتا ہے مہمانِ محمدؐ

یارب دل و جاں سے ہوں میں قربانِ محمدؐ
دِل میرا زباں میری ثنا خوانِ محمدؐ

تھی حاصلِ تخلیق فقط جانِ محمدؐ
ایمانوں کا سرتاج تھا ایمانِ محمدؐ

ہے وسعتِ نظارہ کونین سے افزوں
یہ رفعت و یہ وسعتِ ایوانِ محمدؐ

ہر حال میں ہر رنگ میں ہر ملک و فضا میں
ہے جلوہ نما فطرتِ ذی شانِ محمدؐ

اللہ رکھے جس کو اوسے کون گرائے
کم ہو نہیں سکتی ہے کبھی آنِ محمدؐ

دیتا تھا دیا کرتا ہے۔ دیتا ہی رہے گا
توحید کا یہ درس ہے بستانِ محمدؐ

کہہ دیتے ہیں خوشبو سے جو عالم کو معطر
وہ پھول کہلاتا ہے گلستانِ محمدؐ

پنجوں سے شیاطین کے چھٹاتی ہے یقیناً
یہ صحبتِ پاکیزہ مستانِ محمدؐ

گوہر کی تمنا ہے یہ گوہر کی دعا ہے
چھوٹے نہ کبھی ہاتھ سے دامانِ محمدؐ

سلسلہ خبریں

(۱) حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بفضرہ چار گھنٹہ روزانہ درس دیتے ہیں۔ بروز جمعہ حضور کی طبیعت ناساز تھی تاہم معًا نماز جمعہ کے بعد درس شروع کر دیا جس سے کسی قدر حرارت ہو گئی۔ اسلئے بعد عصر کا دوسرا اجلاس نہیں ہوا۔ اللہ تعالیٰ صحت کامل بخشے۔ آمین۔ احباب بالالتزام دعائیں کریں۔

(۲) ۲۵ اگست صبح کو خدا کے فضل سے بارش ہوئی۔ جو باران رحمت کا نمونہ تھی۔ اس سے چارہ مویشیان کی روئیدگی اور فصل ربیع کی بہتری کی پوری امید ہو گئی ہے۔ الحمد للہ۔

بشارت

ناظرین فاروق کو معلوم ہوگا۔ کہ کچھ دنوں سے پیغامی پروپاگنڈا کے ماتحت قادیان میں مشین سیوایں کے مستریان کے ذریعہ ایک فتنہ اُٹھا ہوا ہے جس کے متعلق مستری عبدالکریم کی طرف سے "قادیان کے فتنہ کی حقیقت" اور "فتنہ قادیان کی اصل حقیقت" نام سے دو اشتہار اور "اظہار حقیقت" و "انکشاف حقیقت" نام سے مستری فضل کریم کیطرف سے ایک اشتہار و پمفلٹ اور کھلی چٹھی منجانب مولانا محمد زاہد اطال اللہ عمرہ ابن فضل کریم و برادر عبدالکریم نکل چکے ہیں۔ ان سب کا جواب قابل دید اور لائق شنید انشاء اللہ فاروق ۱۳ ستمبر ۲۸ء میں جو دو نمبروں کا مجموعہ ہوگا۔ شایع ہوگا۔ اِس لئے ۶ ستمبر کا پرچہ نہیں نکلے گا۔

اس پرچہ کی اشاعت احباب کثرت سے لوگوں میں کریں۔ ۱۳ ستمبر کا پرچہ زیادہ تعداد میں طبع کرایا جائیگا۔ اور قیمت فی پرچہ صرف ۲ر ہوگی۔ ایک پرچہ منگانے والے کو صرف ۲ر کے ٹکٹ ارسال کرنیپر ملیگا۔ خریداران فاروق کے پاس حسب دستور انشاء اللہ پہنچ جائیگا۔

(مینجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاک خانہ قادیان میں اندھیر

ایڈیٹر مصباح کے نام ایک مضمون اشاعت کے لئے باہر سے بک پیکٹ کی صورت میں آیا۔ پوسٹماسٹر قادیان نے اسے بیرنگ کر دیا۔ دفتر مصباح سے اس خلاف قاعدہ کارروائی پر اعتراض کیا گیا۔ تو سب پوسٹماسٹر نے پوسٹل گائڈ کے نمبر ۵۷ کا حوالہ دیا۔ جواب میں سب پوسٹماسٹر کو سمجھایا گیا۔ کہ یہ محض ہو خانہ اخبار کو الجھن میں ڈالنے کے لئے جلد بازی کا نتیجہ ہے۔ ورنہ اسی نمبر کے آخری فقرے میں مضامین پریس کا استثناء مذکور ہے۔ تعجب ہے کہ ایسے سب پوسٹماسٹر کو ایسی امپارٹنٹ جگہ میں لگایا گیا ہے جسکو یہ معمولی اور روزمرہ کا قاعدہ بھی معلوم نہیں یا پھر یہ ماننا پڑیگا۔ کہ سب پوسٹماسٹر یہ تہیہ کر چکے ہیں۔ کہ وہ دفاتر اخبار کو خواہ مخواہ دق کریں گے۔ وہ مضمون مع کور سپرنٹنڈنٹ پوسٹ آفس کو بذریعہ رجسٹری لفافہ بھیجنا پڑا۔ ۵ر خرچ ہوئے۔ اگر سپرنٹنڈنٹ ڈاکخانہ جات سب ڈویژن امرتسر کے حکم سے سب پوسٹماسٹر قادیان کو واپس دینا پڑا لیکن جو ہرج مضمون کی اشاعت اتنی دیر رکنے سے ہوا۔ اور جو خرچ و خرچ اس امر کو وصول کرنے میں ہوا۔ اس کا ذمہ دار سوائے سٹاف ڈاک خانہ کے کون ہو سکتا ہے۔ ہم سمجھتے ہیں۔ وقت آگیا ہے کہ ہائی اتھارٹیز جلد سے جلد توجہ فرما کر احمدیہ پبلک قادیان کی شکایات کو رفع کریں۔ اور ڈاکخانہ کے عملہ کے موجودہ تکلیف دہ رویہ سے نجات دلائیں۔

اذہاق الباطل

مولوی محمد علی صاحب امیر پیغام کے عقائد سابقہ و موجودہ کا موازنہ دیکھنا ہو۔ تو یہ رسالہ ۲ کے ٹکٹ بھیجکر دفتر فاروق قادیان سے منگوا کر ملاحظہ کریں۔

بالکل تھوڑے نسخے رہ گئے ہیں۔ جلد منگالیں۔

پیغامیوں کا ارتداد

چند روز ہوئے کہ مولوی صدرالدین صاحب پیغامی کے برادر زادہ ملک محمد امین صاحب پلیڈر نے جو آج کل مستریان مشین بلڈنگ و بانیان انجمن اشاعت المنافقین کے مقدمہ میں لاہور سے آیا کرتے ہیں۔ ایک پمفلٹ اپنے پیغامی بھائیوں کے نام شائع کیا تھا۔ جس میں سے چند امور آج ناظرین فاروق کی آگاہی کیلئے نقل کرتا ہوں جس سے اہل پیغام کی دلی عقیدت کا پتہ لگ جائیگا۔ کہ اب انہوں نے احمدیت سے کس قدر بُعد اختیار کر لیا ہے۔ یہ پمفلٹ مجھے ایک دوست نے دیا ہے۔ (ایڈیٹر)

پیغامی فرقہ "بار بار کہا گیا ہے۔ کہ ہم فرقہ نہیں ہیں۔ اور کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی جماعت کو فرقے کا رنگ دینا نہیں چاہتے تھے نہ صرف یہ بلکہ یہ بھی کہ حضرت صاحب فرقہ بندی کے بڑے بھاری دشمن تھے۔ یہ بڑا ہی مبارک خیال ہے۔ اور حضرت صاحب نے اولوالعزم کلمہ دنیا میں کہے ہیں۔ ان میں اس خیال کا پیدا کرنا بھی شامل ہے۔ لیکن یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ہر ایک فرقے والے اپنے تئیں جماعت کہتے ہیں۔ اور دوسروں کو فرقہ سمجھتے ہیں اپنے منہ سے کہدینے سے بریت نہیں ہو سکتی۔ بلکہ دیکھنا تو یہ ہے کہ دنیا کے مسلمان ہم کو فرقہ سمجھتے ہیں یا نہیں۔ اگر دنیا یہ تسلیم کرلے کہ حضرت صاحب کی جماعت نے اسلام میں سے فرقہ بندی کے اصولوں کو توڑ دیا ہے۔ تو حضرت کی کامیابی ہے۔ اور اگر عام مسلمانوں کی یہ رائے ہو جائے کہ ہماری جماعت ایک تنگ خیال فرقہ ہے۔ مجھکو نہایت ہی حسرت کے ساتھ آپ کو بتلانا پڑتا ہے۔ کہ ساری دنیا کے مسلمانوں کا خیال پختہ ہو چکا ہے۔ کہ ہم فرقہ ہیں۔ اور اس کی وجوہات میں سے کچھ میں آپ لوگوں کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں۔

(۱) ہم باقی مسلمانوں کے ساتھ ملکر نماز نہیں ادا کرتے نہ انکے جنازوں میں شامل ہوتے ہیں۔

(۲) باقی مسلمانوں کے ساتھ رشتے داریاں ناجائز سمجھتے ہیں:۔

(۳) انکے سیاسی خیالوں میں فتنہ پیدا کرتے ہیں اور بلاوجہ اختلاف پیدا کرتے ہیں۔

(۴) انکی بڑی سے بڑی اور اہم ترین جماعتوں کو برباد کرتے ہیں"۔

غیر احمدیوں کے پیچھے نماز حضرت مرزا صاحبؑ نے ضرورت اپنی تحریروں میں لکھا ہے۔ کہ ہم لوگ دوسرے لوگوں کے پیچھے نماز میں اقتدا نہ کریں۔ لیکن وہ شخص جو اسکے معنی یہ نکالتا ہے۔ کہ احمدیوں کی نماز دوسرے مسلمانوں کی امامت میں ناجائز ہے۔ شریعت کے اصول کو توڑتا ہے۔ مسلمانوں کے پیچھے دوسرے مسلمان کی نماز کا ناجائز ہونا قرآن شریف کی تعلیم کے خلاف ہے۔ اور ایک بہت بڑے فتنے کا موجب ہے اس لئے حضرت مرزا صاحبؑ کی یہ تعلیم کیسے ہو سکتی تھی۔ بات تو اصل میں یہ ہے۔ کہ دوسرے لوگوں کی مسجدوں میں جب ہم جاتے تھے تو ہمارے ساتھ طرح طرح کی بدسلوکی کی جاتی تھی۔ مسجدوں کے فرش اکھاڑ دیئے جاتے تھے۔ ہم کو گالیاں دیجاتی تھیں۔ اور ہم کو رسوا کیا جاتا تھا۔ اس لئے حضرت مرزا صاحبؑ نے احتجاج کے طور پر اپنی جماعت کو مشورہ دیا۔ کہ تم علیحدہ نماز پڑھ لیا کرو۔ اب حالات تبدیل ہو گئی ہیں۔ عام مسلمان ہمکو بُرا نہیں سمجھتے۔ اگر ہم ان کی مسجدوں میں جائیں۔ تو وہ خوش ہوتے ہیں۔ حضرت صاحبؑ کی فرقہ بندی کو توڑنے کی تعلیم لوگوں میں اثر کر گئی ہے۔ اسلئے ہمارا انکے ساتھ نماز ادا کرنیسے پرہیز کرنا فرقہ بندی کی مرتی ہوئی تعلیم کو زندہ رکھنے کی تدبیر نظر آتی ہے۔

ہماری جماعت کو تو خوش ہونا چاہیئے تھا۔ کہ حضرت صاحبؑ کی تعلیم کامیاب ہو گئی۔ بجائے اس کے ہم میں سے اکثر اپنے عمل کے اثر کو سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے۔ بھلا یہ تو بتلاؤ۔ کہ وہ لوگ جن کے ساتھ مل کر تم نماز ہی ادا نہ کر سکتے ہو۔ وہ کیسے سمجھ سکتے ہیں۔ کہ تم فرقہ بندی کی تنگ خیالی سے بالا ہو"۔ (پیغامیوں کا جواب ہے۔ فاروق)

تعلیم خاتون مستورات کے پڑھنے کیلئے نہایت عمدہ اور مفید کتاب ہے۔ قیمت صرف ۴ر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ط

فاروق ط

قادیان دارالامان مورخہ ۲۷ اگست ۱۹۲۸ء

مشین سیویاں بلڈنگ قادیان کا پیغام باطل

"شبیہ چنتک" کا روحانی فرزند "پیغام صلح" کا برادر ارجمند "پیغام حق" کے نام سے جو پرچہ مشین سیویاں بلڈنگ سے نکلنے والا تھا۔ وہ نکل آیا۔ یہ وہی زبردست آرگن ہے جس کی اطلاع قبل ازیں فاروق میں کئی بار دیجا چکی ہے۔ اس پیغام کے انتظار میں رئیس الاشرار زمیندار اور شمعون پطرس کی یادگار "پیٹر بروٹ" میں پشم براہ تھے۔ اور رات دن دم گزے مار رہے تھے۔ کہ "اشرار المنافقین" کا پیغام دنیائے اسلام میں ایک کہرام مچا دیگا۔ ہمنے بھی اس تیرمار خان کے انتظار اور اشتیاق دیدار میں دو ہفتہ پہلے سے "فاروق" "مشین سیویاں بلڈنگ" میں تبادلہ کی نیت سے بذریعہ ڈاک بھیجنا شروع کر دیا تھا۔ اس لئے آج ۲۱ اگست کو "پیغام" مہ دہ بدفتر فاروق میں پہنچا ہے۔ ہمنے بڑے شوق سے پڑھا۔ کہ دیکھئے اس میں کونسے انقلاب پیدا کرنیوالے حربے جمع کر دیئے اول سے آخر تک پڑھ کر معلوم ہوا۔ کہ سوائے دروغ بافی افترا پردازی لغو بیانی کے اس میں کچھ بھی نہیں البتہ رئیس الاشرار زمیندار کا حق نمک ادا کیا گیا ہے کہ تمام پیغام میں "زمیندار" کے صفحاوی استفراغ جو ملیریا کی شدت میں اس نے کئے تھے۔ وہ سب چاٹ کر اوگل دیئے ہیں۔ یا ۱۷ ارجون کے جلسوں کی کامیابی کو ناکامی بتانے میں پوری بے ایمانی کا نمونہ دکھایا ہے۔ جیسا کہ میں آگے چلکر بتاؤں گا۔

پیغام کا مدیر مسئول

اخبار "پیغام سیویاں" پر ایڈیٹر صاحب کا نام "مظہر الحق" لکھا ہے۔ تحقیق سے معلوم ہوا۔ کہ یہ وہ صاحب ہیں۔ جو پہلے پیغام بلڈنگ لاہور میں کسی اعلےٰ عہدہ پر فائز تھے۔ پھر بوجہ حسن کارکردگی ولائیت بھیجے گئے۔ اور وہاں وو کنگ مشن میں کسی جلیل القدر ڈیوٹی پر مقرر ہو گئے۔ واپس آنے پر نا قابل ذکر وجہ سے اہل پیغام نے آپ کو ڈسمس کر دیا۔ اور تھوڑے دنوں سے سید ممتاز علی صاحب مالک دارالاشاعت وتہذیب النسوان و پھول اخبار لاہور کے دفتر میں ڈاک خانہ میں پارسل پہنچانے کے کام پر تعینات ہوئے۔ جہاں سے بقول خود بلا تنخواہ رخصت لیکر مشین سیویاں بلڈنگ کے ساکنین کی پشت پناہی کے لئے آ گئے۔ آپ ایک مشہور انشاء پرداز اور کہنہ مشق ایڈیٹر ہیں۔ بڑے بڑے صحائف اور اخبارات کی ادارت آپ کر چکے ہیں۔ "پیغام حق" کے لئے چونکہ کسی راست باز اور متقی خدا پرست پابند شریعت محی الملت اور خیر خواہ مسلمانان وحامی اسلام کی اہل پیغام کو تلاش تھی۔ خوبئ قسمت سے یہ نادر وجود ہاتھ آ گیا جس کا دل اسلام کی محبت سے لبریز اور امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ بنصرہ کی عداوت سے خون آمیز اور جس کا اہل پیغام کی بہبودی اور مسلمانوں کی خیر خواہی سے رگ وریشہ معمور جس کا قلب عشق محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور یاد الٰہی میں چکنا چور جس کی زندگی کا کوئی لمحہ مسلمانوں کی غمخواری اور احمدیوں کی دل آزاری کے بغیر گذرنا محال۔ غرض اون تمام اوصاف وکمالات کے جن کی مستریان مشین سیویاں کو ضرورت تھی۔ آپ جامع ہیں۔ چنانچہ "پیغام باطل" کے تازہ شائع شدہ مضامین آپ کی علمی وعملی۔ روحانی وایمانی خوبیوں کے شاہد ہیں۔

احمدیت سے ارتداد

پیغام کے سرپرستان مشین سیویاں کے پروپرائیٹران نے پہلے ہی صفحہ پر ایک نظم لکھکر جس کے شاعر کا پتہ ان الفاظ میں دیا ہے۔ احمدیت سے ارتداد کا نمونہ پیش کیا ہے۔

"از حضرت مولانا ظفر علی خان مدظلہ التعالیٰ"

کیا کوئی احمدی خواہ وہ حضرت احمد جری اللہ فی حلل الانبیاء کی نبوت کا منکر ہی کیوں نہ ہو۔ مگر ان کو مسیح موعود اور مہدی معہود مانتا ہو کبھی اپنی قلم سے اس شخص کو جس نے "نقاش" "بنکر نقال" کا نمونہ ۱۹۰۶ء کے "وطن اخبار" میں دکھایا تھا۔ "حضرت" اور "مولانا" اور "مدظلہ العالی" لکھنے کے واسطے تیار نہیں ہوگا۔ کیونکہ ہم نے آج تک نہیں دیکھا۔ کہ کسی نام نہاد مسلمان نے بھی "حضرت ابوجہل"۔ "مولانا ابولہب" لکھکر اپنے اسلام کا اظہار کیا ہو۔ یہ اسی "مظہر الحق" جیسے حیا سوز کا دل وجگر ہے۔ یا مستریاں مشین سیویاں کی تجدید ایمان کہ آج اوس بدزبان حیوان بشکل انسان کو "حضرت" اور مولانا اور مدظلہ العالی لکھ کر اپنی روحانیت کا ثبوت پیش کر رہے ہیں جس کی تمام عمر خدا تعالےٰ کے فرستادہ اور تمام انبیاء کے مبشر مسیح موعود علیہ السلام کی تضحیک اور تکذیب اور دشنام دہی میں گذری ہے ؎ افسوس

مظہر الحق نام ہے باطل پرستی کام ہے
واہ قاضی جی یہی وہ آپکا اسلام ہے

دشمن حق کی مداحی

دوسرے صفحہ پر "عرض حال" کرتے ہوئے آپ اپنے "مولانا" اور "حضرت" اور "مدظلہ العالی" کی مدح سرائی میں فرماتے ہیں۔ کہ "گذشتہ پچاس سال میں اردو صحافت کی بنیاد اس وقت سے پڑی جب مولانا ظفر علی خان نے زمیندار لاہور سے نکالا" زمیندار کو جو شہرت حاصل ہوئی ہے۔ اس کی وجہ "زمیندار کی ادبی حیثیت اور اس کے بانی کی سراپا ایثار شخصیت ہے"۔

ماشاء اللہ اس میں کس کو انکار ہو سکتا ہے۔ کہ آپ کے پشت وپناہ مغضوب خدا مولانا ظفر علی خان مدظلہ العالی کی ادبی حیثیت کا سکہ چار دانگ عالم میں نہیں بیٹھا۔ وہ سراپا نور چنڈال چوکڑی کا پیشوائے مشہور ؎

جسے خاک مذلت سے اٹھا کر تم نے بنایا تم نے مولائے اعظم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہی جو دُر گیانہ" کا ہے مینڈک
ہمیشہ جو رہا مثلِ کمان خم، (انقلاب)

اسی ادیب زبان کا مرہونِ احسان اور تو اور خود اس کا فرزند ارجمند ہے۔ جس کو بقول "انقلاب" ۳۴ سال کی صحبت و تربیت میں اردو کی چار سطریں صحیح لکھنے کی قابلیت بھی نہیں ہوئی۔ خدا جانے بیج ناقص تھا یا زمین ہی شورہ دار تھی۔ باقی رہے آپکی "سراپا ایثار شخصیت"۔ تو اس کا خاکہ "انقلاب" میں اکبر جالندھری نے دو شعروں میں کھینچ دیا ہے کہ ؎

از "زمیندار" اگر بوئے مودت جوئی،
چشم گلیا نگ زِ اصطبل خراں میداری
طینتِ جام جم از گوہرِ کانِ دِگر است
تو توقع زِ گلِ کوزہ گراں میداری،

اور "حضرت مولانا مدظلہ العالی" کا مسلمانوں کی بکھری ہوئی قوتوں کو جمع کرنا اور انکو اعتصام بحبل اللہ کی تعلیم دینا "مولانائے اعظم" کی لائف شبانہ روزی سے عیاں ہے اور رہی سہی حقیقت "تبلیغ کانفرنس سکھر" کی صدارت نے کھولدی تھی۔ جو "انقلاب" مورخہ ۱۶ مارچ کے صفحہ پر ڈاکٹر محمد یامین سکرٹری تبلیغ الاسلام سکھر کی مراسلت میں شائع ہو چکی ہے۔ اور انشاء اللہ "مولانا" اور حضرت اور مدظلہ العالی کی حب قومی اور محبت اسلامی کا تذکرہ موقعہ بموقعہ فاروق میں بتفصیل شائع ہوتا رہے گا۔ جس سے اس "پولیٹکل گرگٹ" کو "حضرت مولانا مدظلہ العالی" کہہ کے اعتصام بحبل اللہ کا معلم بتانے والے شرم سے غرق ہو جائیں گے۔ بشرطیکہ ان میں کوئی ذرہ حیا رہ گئی ہو۔

"پیغام" کے اغراض و مقاصد

"مدیر بے پیر" نے اغراض و مقاصد جو بیان کئے ہیں۔ وہ تو نورٌ علیٰ نور ہیں۔ اور سب کو پورا کرنیوالے جناب قاضی "مظہر الحق" صاحب ہونگے۔ پہلی غرض تو عام ہے۔ جو ہر ایک نوزائیدہ اور کردم خوردہ غیر احمدی اخبارات میں ہوتی ہے۔ کہ سب اسلامی فرقوں کے باہمی افتراق و تشتت کو رفع کیا جائیگا جس کے لئے "زمیندار" پیغام کا راہ نما پیشرو ہوگا۔ اور پیغام اس کا مقتدی اور پیرو ایسی حالت میں یقینی امید ہے کہ پیغام جدید کا مدیر عنید اپنے تمام ہمعصروں سے سبقت لے جائے۔ کیونکہ قوۃ قدسیہ آپ میں پیغام بلڈنگ لاہور کے ڈاکٹروں نے پچکاری کے ذریعہ کافی بھر دی ہے۔ اور وہ اس قدر وسیع ہے۔ جو ولایت تک کام کر چکی ہے۔

دوسری غرض جو اصل مقصود بالذات اور ذریعہ نجات ہے۔ وہ بالفاظ "پیغام" یہ ہے کہ

"قادیانی جماعت اور ان کے قائد (حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ) اور قادیانی اخبارات کے وجود سے جو مفاسد اشاعت پا رہے ہیں۔ اون کا سدباب کرنا۔ اور مومنین قانتین کے مال اور دولت ایمان کی حفاظت اور قادیان میں طلب زر کی لئے جو جو تجویزیں ہو رہی ہیں اور سیدھے سادے مسلمانوں کی جیبوں پر ڈاکہ ڈالنے کے لئے جو جو منصوبے کئے جا رہے ہیں۔ اون سے بیرونی دنیا کو بہت کم واقفیت ہے۔ اور بہت کم حضرات جانتے ہیں۔ کہ خلیفہ قادیان نے تبلیغ کا جو ڈھونگ رچا رکھا ہے۔ اس کی حقیقت کیا ہے۔ ان جملہ امور سے پردہ اٹھانا"

اللہ اللہ۔ مسلمانوں کی قسمت کا ستارہ نہیں بلکہ ماہ پارہ چمک اٹھا ہے۔ خدا نے "مومنین قانتین" کی آہ و بکا اور قادیان کے ڈاکوؤں جیب کتروں اور اسلام کے دشمنوں کے ظلم ناروا کو دیکھ سنکر ایک ایسے گروہ نامدار اور مدبر ہوشیار اور مشین بیویاں کے کارخانہ دار اور چکی آٹا کے مالکان باوقار کو چن لیا۔ جو اسلام کی نیا کو پار لگانے میں فرد واحد اور یگانہ روزگار ہے۔ یہی وہ وجود باجود ہیں۔ جن کے دیکھنے کو تیرہ سو سال سے آنکھیں ترس رہی تھیں۔ ان کے ہی ہاتھ سے اسلام کا بول بالا ہونا مقدر تھا۔ ان کے دل قادیانی جماعت اور ان کے آقا نامدار قائد اعظم کے ان منصوبوں اور تجویزوں کو دیکھ دیکھ کر جو رات دن وہ غریب بیکس شتر بے مہار مسلمانوں کی جیبوں پر ڈاکہ ڈالنے کی کرتے رہتے تھے۔ جل جل کر کوئلہ ہو گئے۔ راتوں اس غم میں نیند حرام کر لی۔ آدھی آدھی رات کو جاگ جاگ کر تہجد گذاری اور دعا و سحری سے پاؤں متورم ہو گئے۔ اور آنکھوں میں حلقے پڑ گئے۔ قریب تھا کہ یہ دردمندان اسلام اور خیر خواہان مسلمانان اس غم میں خودکشی کر لیتے یا زندہ درگور ہو جاتے حتے کہ ان کے روحانی پدر بزرگوار ایڈیٹر زمیندار اور مشیر پیر تزویر پیغام کے امیر بھی دجال کی طرح پھل پھول کر ہلاک ہو رہے تھے۔ کہ کس طرح خلیفہ قادیان کے تبلیغی ڈھونگ کا پردہ اٹھایا جائے۔ سارے جتن کئے۔ سب بیل بیلے۔ خون پسینہ ایک کر لیا۔ خدا سے بھی لڑائی کی۔ رسول کو بھی چشم نمائی کی۔ روپیہ بھی طاقت بھر کھویا۔ مدتوں آرام کر کے بھی نہ سویا۔ اپنے ایمان کو بھی ڈبویا۔ مگر نتیجہ ہمیشہ خلاف ہی پایا۔ کہ خلیفہ قادیان کے ہاتھوں "مومنین قانتین" کی جیبوں کو نہ بچایا۔ تمام روپیہ لٹ لٹا کر قادیانی جماعت کے ہی کام آیا۔ آہ! صد آہ!

یہ حالت ہوش ربا اور یہ واقعات جانکاہ کہاں تک دیکھے جاتے۔ آخر علم الملکوت نے آکر ہاتھ بٹایا۔ کہ "پیغام باطل" نکل آیا جس کی امداد کے لئے تمام غیر مبایعین معہ "امیر سنگرین" لبیک کہکر استقبال کو نکلے۔ اور خریداران "پیغام سیویاں" کی فہرست میں نام لکھا کر جنت کے وارث بن گئے۔

معلوم ہوا ہے۔ کہ "پیغام سیویاں" کے پہنچنے پر پیغام بلڈنگس لاہور میں غیر معمولی خوشی منائی گئی۔ شاید اس لئے کہ اولڈ پیغام کا بچہ پیدا ہو گیا جس کو بجائے شیرینی مفت تقسیم کر کے بغلیں بجائی گئیں۔ مگر یاد رہے!

"ہن ہسنی ایں پہیر دو ونگی گھر بہ کے جہاٹا کھو ونگی"

یہ "عرض حال" کالیڈنگ آرٹیکل رئیس الاشرار زمیندار کے نمک خوار کی قلم سے لکھا گیا ہے۔ ورنہ پیغام حقیر کے "مدیر" کو تو اس اردو عبارت کے سمجھنے کی بھی لیاقت نہیں۔ یہ ہمارا خیال نہیں ہے۔ بلکہ امر واقعہ ہے۔

ہاں مطائبات کے عجائبات کا جواب "نوزائیدہ مولوی فاضل" ہی انشاء اللہ "آبائی مولوی فاضل" کو دیں گے۔ وہ انتظار کریں

بقیہ مضمون بکھوصہ ۵ کالم ۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انکشافات

پیغام کے اقنوم اوّل حضرت امیر ایدہ اللہ نے ۳ اگست کے پیغام میں رقم فرمایا ہے۔ کہ "میاں صاحب (حضرت خلیفہ ثانی رضی اللہ عنہ) کو الہام ہوا تھا کہ ہماری جماعت ٹکڑے کر کے تباہ کر دی جائے گی۔ چنانچہ لیمز قنہم کا الہام میاں صاحب کے مریدوں کو بھی یاد ہوگا۔ آج میاں صاحب کے نئے الہام کی رُو سے وہ الہام منسوخ ہو گیا۔ اور اب اللہ تعالےٰ نے فیصلہ کر دیا ہے کہ جماعت لاہور قائم رکھی جائے گی"۔ یہ تمسخر اور استہزاء لکھکر ابھی "مولانا محمد علی" کا وہ آسمانی قلم" جس کی تعریف بتائی جائے گی۔ خشک نہ ہوا تھا۔ کہ خدا تعالےٰ نے فوراً لیمز قنہم کا تازہ نظارہ پیش کر دیا۔

پیغام کے اقنوم ثانی خواجہ کمال الدین آنجہانی پر اخبار مدینہ میں کسی کی طرف سے دو کنگ مشن لندن کے روپیہ اور اس کے حساب کے متعلق بہت پریشان کن اعتراض نکلے۔ جس کے جواب میں "خواجہ زر پرست" نے مسلم اوٹ لک مورخہ ۱۰ اگست میں ایک چٹھی شائع کی جس میں اپنے ارباب نشاط کے سلوک کا رونا رو کر لکھا ہے۔ کہ "آج میں دیکھتا ہوں۔ کہ انجمن احمدیہ اشاعت اسلام لاہور کے بعض ممبران نے میرے کیرکٹر کو بدنام کرنا چاہا ہے جس کا مجھے کچھ افسوس نہیں کیونکہ دنیا میں ہر ایک گروہ کے اندر اچھے اور بُرے سب قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ ایسا ہی انجمن اشاعت اسلام کے ممبروں میں ہیں"۔ گویا جناب خواجہ نے ان اعتراضات کے موجد اور منبع اپنی انجمن اشاعت اسلام لاہور کے ممبروں کو قرار دیا ہے۔ اور ان پر اپنے حسن ظن کا یہ اظہار کیا ہے۔

پھر پولوس ثانی اعتراضات مندرجہ اخبارات کے جواب سے نہایت سادگی کے ساتھ اپنی بیماری اور ڈاکٹری ممانعت کا اظہار کر کے تا صحت کی مہلت طلب کرتے ہیں چنانچہ لکھتے ہیں۔ کہ "میں اکتوبر ۲۶ء سے ذیابیطس اور بعد ازاں مرض سل کا شکار ہو رہا ہوں۔ مجھے کئی مہینے تک دماغی کام کرنے سے زور کے ساتھ روکا گیا تھا لیکن میں نے ایسے ذلیل اور بدنام کن اعتراضات سُنے تو اپنی صحت کو اس معزز مشن دو کنگ کی خاطر قربان کر دینا ضروری سمجھا۔ اور اسی اخبار مدینہ میں اعتراضات کے سلسلہ وار جواب دینے شروع کر دیئے۔ جس کی وجہ سے مجھے جسقدر صحت ہوئی تھی وہ سب جاتی رہی۔ اُلٹا اختلاج قلب اور ضعف دل کی علامات شروع ہو گئیں جس کی وجہ سے مجھے اس حساب فہمی کے کام کو معرض التواء میں ڈالنا پڑا ہے"۔

آگے فرماتے ہیں۔ کہ مجھ پر جو اعتراضات حساب کے بارے میں کئے گئے ہیں۔ ان میں سے زیادہ تر تو بے بنیاد ہیں۔ جن میں عمومیت کا رنگ ہے۔ نہ خاص میرے یا دو کنگ مشن کے متعلق ہیں۔ اور بعض اس قسم کے ہیں جو قابل توجہ ہی نہیں۔ اور جو خاص قسم کے ہیں وہ محض غلط فہمی کی بنا پر کئے گئے ہیں۔ اور اگر خدا نخواستہ سچے بھی ہوں۔ تو ان کا علم ان اعتراض کرنے والے میرے احباب ممبران انجمن اشاعت اسلام لاہور کو کئی سالوں سے ہو گا۔ پھر وہ اتنے عرصہ تک کیوں خاموش رہے۔ اسی وقت کیوں نہ شور مچایا۔

ان کی اتنے عرصہ کی خاموشی ظاہر کرتی ہے کہ اُن کی نیت میرے حق میں نیک نہ تھی۔ یہ کسی دور کی تحریک کو مدنظر رکھ کر اب اعتراض شروع کئے ہیں۔ جن میں بیمار ہونے کی وجہ سے میں حساب فہمی کے کام کو تا صحت کلی (جو غالباً قبل از وفات ممکن نہیں۔ فاروق) معرض التواء میں ڈالتا ہوں تاہم میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ ہندوستان میں مشن دو کنگ کا مالی انتظام انجمن اشاعت اسلام لاہور کے ہاتھوں میں رہا ہے نہ میرے۔ اس لئے میرے مسلمان بھائی میرے اردو رسالہ جولائی اگست ستمبر کے نمبروں کو عزیز منزل برانڈرتھ روڈ لاہور سے منگا کر ملاحظہ کر لیں جس میں میں نے سب کچھ لکھا ہے۔

اگرچہ علالت کی وجہ سے میں حساب فہمی کے کام کو تا صحت کلی (جو غالباً قبل از وفات ممکن نہیں۔ فاروق) معرض التواء میں ڈالتا ہوں

پولوس ثانی خواجہ زر پرست کی چٹھی منقولہ بالا غالباً ہر ایک معترض کے مُنہ کو بند کرنے کے لئے کافی سے زیادہ تشفی بخش ہو گی۔ بھلا اس سے زیادہ اطمینان بخش کونسی صورت ہو سکتی ہے۔ کہ ہر ایک کو لکھ دیا گیا۔ کہ وہ خواجہ صاحب کے رسالہ کو منگا کر دیکھ لیں۔ اور خواجہ صاحب کو اس مرض الموت میں کچھ نہ کہیں۔ کیونکہ اور نہیں تو اپنی جان کے لالے پڑے ہوئے ہیں۔ بقول شخصے کہ ؎

تمہیں اپنی پڑی ہے اور یہاں ہیں جان کے لالے
یہ کیا موقعہ ہے اے لوگو حساب زر بتانے کا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اگر حیات مستعار باقی ہے۔ تو بعد زندگی سمجھ لینا۔ ایسی جلدی کیا پڑی ہے۔ اور امید تھی۔ کہ اب نہ تو کوئی انجمن اشاعت اسلام کا ممبر سر ہلائیگا نہ ہی کوئی دیگر حساب خواہ دم مارے گا۔ مگر تعجب ہے۔ کہ انجمن اشاعت اسلام لاہور پیغام بلڈنگس سے آواز اٹھی۔ اور ۱۴ اگست کے "مسلم آؤٹ لک" میں جوابی چٹھی شائع ہوئی جس کا خلاصہ بھی ہدیہ ناظرین ہے۔

"انجمن اشاعت اسلام لاہور اور خواجہ کمال الدین"

مندرجہ بالا عنوان سے پیغام کے اقنوم ثالث مرزا یعقوب بیگ ڈاکٹر نے اقنوم ثانی کے جواب میں ارقام فرمایا کہ "خواجہ صاحب کی دیانت داری پر الزام لگانیوالے مضامین کی ذمہ واری جو ہوڑے عرصہ سے اخبار میں نکلے ہیں۔ انجمن اشاعت اسلام لاہور یا اس کے کسی ممبر پر عائد کرنی بالکل بے بنیاد ہے۔ کیونکہ جب سے وکنگ مشن کی بنیاد پڑی ہے۔ اس انجمن کے ممبروں نے ہمیشہ خواجہ صاحب کو مالی اور اخلاقی مدد دی ہے۔ اِس لئے مجھے اس بیجا اتہام کی جو خواجہ صاحب نے انجمن کے بعض ممبروں پر لگایا ہے۔ تردید کرنی ضروری نہیں ہے۔ یہ سب خواجہ صاحب کے ضرورت سے زیادہ حساس ہونیکا نتیجہ ہے۔ جو بیماری کی وجہ سے ان میں پیدا ہوگئی ہے۔"

"اس میں شک نہیں۔ کہ انجمن اور خواجہ صاحب کے مابین کچھ اختلافات ہیں۔ جن کا باعث وہ سوالات ہیں۔ جو وکنگ مشن فنڈ کے حسابات کے بارے میں پیدا ہوئے ہیں۔ جس کے متعلق انجمن کی طرف سے ایک عام بیان اخبارات میں جا چکا ہے۔ کہ یہ معاملہ آخری فیصلہ کے لئے عنقریب انجمن کی جنرل کونسل کے سامنے پیش ہونیوالا ہے۔ مجھے خواجہ صاحب کے اس فقرے نے کہ انجمن کے بعض ممبر اُن کی موت کے خواہاں ہیں بڑا تعجب ہوا کیونکہ میں اور میرے تینوں ڈاکٹر دوست جو کہ انجمن کے ممبر بھی ہیں۔ خواجہ صاحب کو موجودہ تکلیف بیماری سے نجات دلانے کی پوری کوشش کرتے رہے ہیں۔"

اب معترض اوس فیصلہ آخری کا انتظار کریں جو انجمن کے جنرل اجلاس میں پیش ہو کر ہونیوالا ہے۔ یا "حضرت امیر ایدہ اللہ" کے محاکمہ امارت کی اُمید رکھیں کہ "مولانا محمد علی" بحیثیت امیر اور اقنوم اوّل ہونے کے اس اوینٹ کو کس کروٹ بٹھائیں گے؟ اور حضور سراپا فتور کو بگمان غالب پتہ لگ گیا ہوگا۔ کہ الہام "لیمزقنھم" نہ منسوخ ہوا ہے۔ نہ اُس کا یہ مفہوم ہے کہ ایم۔ اے اینڈ کو تباہ کر دی جائیگی بلکہ اس کا مطلب اور اس کی تفسیر اسی قسم کے واقعات آپ کو بخوبی سمجھاتے رہیں گے۔ لیمزقنھم ہر وقت اور ہمیشہ اپنا نظارہ دکھاتا رہا ہے۔ اور انشاء اللہ ہم اور آپ آیندہ بھی وقتاً فوقتاً دیکھتے رہیں گے۔

فانتظروا انا معکم من المنتظرین۔

خلافت اوّل میں مولوی محمد علی کا عقیدہ

اُس زمانہ میں جسقدر لوگ اصلاح کے لئے اُٹھے ہیں۔ اُنمیں سے ایک احمدی ہے جو ایک نبی کے لباس میں اور نبوت کے منہاج پر ظاہر ہوا۔ تمام وہ خصوصیتیں جو صرف انبیاء میں پائی جاتی ہیں وہ ہمارے زمانہ کے احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام میں کامل طور پر پائی جاتی ہیں۔ اگر انبیاء کی ایک الگ جماعت ہے جو دنیا کے دوسرے لوگوں سے ممتاز ہے۔ تو یقیناً ہمارا احمد (علیہ الصلوٰۃ والسلام) اسی جماعت کا ایک ممتاز فرد ہے۔ اگر زرتشت ایک نبی تھا۔ اگر بدھ اور کرشن نبی تھے۔ اگر حضرت موسیٰ اور حضرت مسیح خدا تعالیٰ کی طرف سے نبی ہو کر دنیا میں آئے۔ تو یقیناً یقیناً احمد بھی ایک نبی ہے۔ کیونکہ جن علامتوں کے ذریعہ زرتشت اور دیگر انبیاء علیہم السلام کا نبی ہونا ہمیں معلوم ہوا وہ تمام علامتیں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی فداہ ابی وامی علیہ الصلوٰۃ والسلام میں موجود ہیں۔" (ریویو جلد ۹ صفحہ ۲۴۸)

فسانہ

شادی خانہ بربادی

دے داد اے فلک دل حسرت نصیب کی
ہاں کچھ نہ کچھ تلافیٔ مافات چاہیئے

(۱)

عزیزہ نے اب بفضل ایزدی انٹرنس کا امتحان پاس کر لیا ہے۔ ذہین ہونے کی وجہ سے ہمیشہ اعلےٰ نمبروں پر کامیاب ہوتی رہی ہے۔ اس دفعہ بھی فسٹ ڈویژن میں پاس ہوئی ہے۔

عزیزہ کا چچیرا بھائی محمود عزیزہ سے عمر میں دو تین سال ہی بڑا ہے۔ کیونکہ وہ اس کو تعلیم میں مدد دیتا رہتا تھا۔ اس لئے عزیزہ کو اس سے کچھ انس پیدا ہوگیا تھا۔ عزیزہ اب بھی جبکہ تعلیم سے فارغ ہو چکی ہے اکثر اسی کے پاس وقت گذارتی ہے۔ کیونکہ گھر کے تمام ممبروں کا مذاق کم تعلیم یافتہ اور غیر مہذب ہونیکی وجہ سے بالکل مختلف ہے۔ عام طور پر علمی بحث رہنے کی وجہ سے عزیزہ کے علم میں روز بروز ترقی ہوتی جا رہی ہے۔ دوپہر کو کچھ وقت کشیدہ کاڑھنے اور سینے پرونے میں بھی صرف کرتی ہے۔

(۲)

عزیزہ اٹھارہ سال سے کچھ تجاوز ہو چکی ہے۔ اب والدین کو اس کی شادی کی فکر ہوئی۔ ایک دن عزیزہ کے ابا مرزا حامد اپنی اہلیہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ کہ ان سے یوں مخاطب ہوئے۔

مرزا صاحب:۔ زکیہ! دیکھو نا۔ اب عزیزہ ماشاء اللہ سن بلوغ تک پہنچ چکی ہے۔ اس کی شادی کے متعلق ضرور فکر کرنی چاہیئے۔ میں تو بہت دنوں سے اس کے متعلق سوچ رہا ہوں۔ مجھے تو محمود کے سوائے اور کوئی نظر نہیں آتا۔

زکیہ:۔ ہاں مجھے بھی خیال آیا تھا۔ مگر میں اپنے جیتے جی اپنے بھتیجے حمید کو چھوڑ محمود کے ساتھ شادی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہونے نہ دونگی۔

مرزا صاحب:۔ تم یہ تو سوچو کہ حمید ابھی آٹھویں جماعت میں ہی بھٹک رہا ہے۔ خدا جانے کب انٹرنس پاس کرے۔ اور کب اسے ملازمت ملے۔ محمود بی اے پاس ہے۔ برسر روزگار ہے شکل وصورت کا بھی اچھا ہے۔ علاوہ ازیں عزیزہ کا مذاق بھی اس سے ملتا جلتا ہے۔ ان حالات میں عزیزہ کی شادی حمید سے کر دینی حماقت نہیں تو کیا ہے؟

زکیہ:۔ ہمیں کونسی روپیہ کی کمی ہے۔ ایک دو سال میں وہ بھی انٹرنس پاس کر لیگا۔ ملازمت ملنی کون مشکل بات ہے۔ اور طبیعت ملنے کو مل ہی جاویگی۔ لڑکیوں کا اس میں کیا دخل۔ جہاں چاہیں کر دیں۔

مرزا صاحب۔ زکیہ! تم نہیں جانتیں۔ ایسی حالات میں جو خوفناک نتائج نکلتے ہیں۔ ان سے خدا ہی بچائے۔ اگر خدانخواستہ طبیعت نہ ملنے کی صورت میں لڑکی کی نیت بدل جاوے۔ تو اس میں کس کی بدنامی ہے شادی تو اس لئے کیجاتی ہے۔ کہ لڑکی کی آئندہ زندگی آرام سے بسر ہو جاوے جس شخص کو لڑکی ہی پسند نہ کرے۔ اس کے ساتھ شادی کر دینے سے کیا فائدہ؟

زکیہ:۔ بھلا آپ کو الہام ہو گیا ہے۔ کہ عزیزہ پسند نہیں کرتی۔ اس سے کبھی پوچھا بھی ہے۔ جو یونہی خواہ مخواہ باتیں بنانے لگ گئے۔

مرزا صاحب:۔ "کچھ واقعات اس قسم کے ظہور پذیر ہو رہے ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ عزیزہ بہ نسبت حمید کے محمود کو زیادہ پسند کرتی ہے۔ تم دیکھتی نہیں۔ جب محمود نہ ہو۔ تو عزیزہ کس طرح اداس رہتی ہے۔ اور جب وہ آجائے۔ تو خوشی سے پھولی نہیں سماتی۔"

زکیہ:۔ "یہ تو صرف آپ کا وہم ہے۔ اچھا اگر آپ کہتے ہیں۔ تو میں اس سے بھی دریافت کئے دیتی ہوں۔"

(۳)

عزیزہ کی سہیلی رقیہ آج خلاف معمول دیر سے پہنچی ہے۔ عزیزہ اس سے یوں گویا ہوئی۔

عزیزہ:۔ بہن رقیہ! یہ اچھی بات نہیں۔ آج پندرہ منٹ دیر کر کے آئی ہو۔ کل آدھ گھنٹہ۔ تمہیں کسی کے احساسات کا ذرا خیال نہیں۔

رقیہ:۔ نہیں بہن! میں پہنچ تو وقت پر ہی گئی تھی مگر راستہ میں خالہ جان نے ٹھیرا لیا۔ انہوں نے فرمایا۔ ایک کام ہے۔ ٹھیر جاؤ۔

عزیزہ:۔ انہیں کونسی ایسی ضرورت پیش آگئی۔ خیر تو ہے؟

رقیہ:۔ بہن ہے تو خیر۔ مگر معاملہ بہت پیچیدہ ہے انہوں نے مجھ سے ایک امر کے متعلق مشورہ طلب کیا ہے۔ تم مجھے اس میں کچھ مدد دے سکتی ہو۔

عزیزہ:۔ بہن آگے میں نے کبھی انکار کیا ہے۔ جو اب کرنے لگی۔

رقیہ:۔ اچھا تو پھر کہدوں۔

عزیزہ:۔ ہاں ہاں کہو کیا بات ہے؟

رقیہ:۔ بات اصل میں یہ ہے۔ کہ تمہاری شادی کا مسئلہ درپیش ہے۔ تمہارے ابا جان کہتے ہیں۔ کہ محمود سے ہو۔ لیکن خالہ جان نہیں نہیں وہ کہتی ہیں کہ میں تو حمید سے ہی کرونگی۔

(جب عزیزہ نے اپنی شادی کے متعلق سُنا تو رنگ فق ہو گیا۔ اور خاموش ہو گئی۔)

رقیہ:۔ بہن یہ تو اچھی بات نہیں۔ تمنے وعدہ کیا تھا۔ کہ مشورہ دونگی۔ میں تو محمود ہی کے متعلق رائے دیتی ہوں۔ کیونکہ اس کا مذاق تمہارے مذاق سے ملتا جلتا ہے۔ دوسرے کئی صفات بھی اس میں ایسی ہیں۔ جن کا حمید میں نام ونشان تک نہیں۔ عزیزہ نے کچھ آنکھوں ہی آنکھوں میں اشارہ کیا۔ جس سے رقیہ سمجھ گئی۔ کہ عزیزہ کا ارادہ محمود کے متعلق ہی ہے۔

رقیہ نے جاتے ہوئے عزیزہ کی اماں سے سب ماجرا کہہ سُنایا۔ مگر وہ کب ماننے کی تھیں۔ انہوں نے مرزا صاحب کو کہلا بھیجا۔ کہ میں نے عزیزہ سے دریافت کر لیا ہے۔ وہ بھی حمید کے ساتھ شادی کرنے میں راضی ہے۔

(۴)

آج حمید کے ہاں سے رضامندی کی تحریر آگئی ہے۔ شادی کی تاریخ بھی مقرر ہو چکی ہے۔ دونوں طرف تیاریاں شروع ہیں۔

جب عزیزہ کو معلوم ہوا۔ کہ اس کے منشاء کے خلاف شادی حمید سے کرنے کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ تو اس کے پاؤں تلے سے مٹی نکل گئی۔ وہ ہمیشہ مغموم رہنے لگی۔ اس کی صحت دن بدن گرنی شروع ہو گئی۔ مرزا صاحب تاڑ گئے۔ کہ ضرور دال میں کچھ کالا ہے۔ مگر اب کیا کر سکتے تھے۔ عزیزہ کی اماں جب اُسے اس حالت میں دیکھتیں۔ تو اس سے بہت ناراض ہوتیں۔ کہ تو ہمیں کہیں کا نہیں رکھنے کی۔ تو نے ہمیں بدنام کرنے کی ٹھانی ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔

عزیزہ کے دل پر ان الفاظ کا جو اثر ہوتا ہوگا۔ وہ تو ظاہر ہی ہے۔ ضبط سے کام لیتے ہوئے آنسو تک نہ آنے دیتی تھی۔

عزیزہ کو ہلکا ہلکا بخار رہنے لگا۔ والدین بہت علاج کرتے تھے۔ مگر بے فائدہ۔ مرض نے ہولناک صورت اختیار کر لی۔ اور تپ دق میں تبدیل ہو گئی۔ آج ۵ اگست ہے۔ شادی کی تاریخ میں پانچ دن باقی ہیں۔ عزیزہ کی حالت اب بہت ہی نازک ہو گئی ہے۔

مرزا صاحب اپنی اہلیہ کے پاس بیٹھے تھے کہ انہوں نے سلسلہ کلام یوں شروع کیا۔

مرزا صاحب۔ زکیہ! میں نہیں کہا تھا۔ کہ عزیزہ کی شادی اگر حمید سے کر دی۔ تو اس کا بہت بُرا نتیجہ نکلیگا۔ جب تم نے مجھے یہ بتایا کہ عزیزہ مان گئی ہے۔ اسوقت بھی مجھے اس بات کا یقین نہ آتا تھا۔ دیکھیں اس کا کیا نتیجہ نکلتا ہے؟

زکیہ:۔ (آنسو بھر کے) میں سمجھی معمولی بات ہے۔ اس کے ساتھ ہوئی یا اس کے ساتھ مجھے کیا خبر تھی۔ کہ یہ آفت ڈھائے گی ؎

لکھے کی کیا خبر تھی یہ کون جانتا تھا
مجنوں کے ساتھ پڑھکر لیلیٰ خراب ہوگی

مرزا صاحب۔ اب رونے کا کیا فائدہ ہے۔ جو ہونا تھا ہو گیا۔ عصر کے وقت عزیزہ نے تمام رشتہ داروں کو بُلوایا۔ اور رو کے ہر ایک سے معافی مانگی۔

کہ اگر کبھی کا دل میں نے کبھی دکھایا ہو۔ تو مجھے معاف کردے ؎

لب پر مرے کچھ شکوۂ بیداد نہیں ہے۔
گذرا ہے جو مجھ پر وہ مجھے یاد نہیں ہے

تمام زار زار رو رہے تھے۔ کہ عزیزہ نے محمود پر آخری حسرت بھری نگاہ ڈالتے ہوئے لحاف منہ پر اوڑھ لیا۔ فوراً ہی اس کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔

انا للہ وانا الیہ راجعون ط

عزیزہ کے والدین اب کف افسوس ملتے ہوئے اپنی غلطی پر سخت نادم ہو رہے ہیں۔ کہ ہمنے یونہی اس بیچاری پر ظلم کیا۔ اور اس کی جان گنوائی۔

فاعتبروا یا اولی الابصار

(محبوب خالد قادیان)

خلافت محمود و مصلح موعود ؑ

مولوی محمد علی صاحب امیر المنکرین نے ایک رسالہ "المصلح الموعود" شائع کر کے حضرت مسیح موعود ؑ کی اس پیشگوئی کی تکذیب میں جو مصلح موعود ؑ کے متعلق تھی۔ ناخنوں تک زور لگایا تھا۔ خدا کے فضل سے رئیس المنکرین کے اس رسالہ مردود کی کما حقہٗ تردید کر کے آفتاب نصف النہار کی طرح حضرت فضل عمر خلیفہ ثانی ایدہ اللہ کا مصلح موعود اور خلیفہ برحق ہونا عاجز ایڈیٹر فاروق نے اس رسالہ میں ثابت کیا ہے۔ اور اس کے ساتھ وہ اشتہارات اور تحریرات مندرجہ کتب حضرت اقدس ؑ بہ تمام و کمال بجنسہٖ چھاپ کر شامل کر دی ہیں۔ جن کا مصلح موعود سے تعلق تھا۔ تاکہ جس اشتہار یا عبارت کا حوالہ اصل مضمون میں دیا گیا ہے۔ اسکو اصل اشتہارات میں بچشم خود پڑھکر ناظرین تسلی کر لیں۔ اس کتاب کا جواب آجتک پیغام پارٹی سے نہ بن آیا۔

اس کے چند نسخے باقی ہیں۔ احباب جلد منگا کر فائدہ اٹھائیں۔ قیمت صرف ۸ر محصول ڈاک الگ ہے۔

کا ملنے پتہ

مینجر فاروق بک ایجنسی قادیان (پنجاب)

بقیہ مضمون صفحہ ۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حدیث کا درس

"پیغام سیویاں" میں خیر سے "درس الحدیث" کا بھی ایک کالم ہے جس کے مدرس عمدۃ المتکلمین فخر المحدثین عالیجناب بشیر احمد صاحب شبلی۔ صدیقی ہیں۔ آپ نے سند حدیث علم المحدثین حضرت شاہ ولی اللہ قدس سرہٗ اور شہرۂ آفاق مولوی محمد اسحاق صاحب دہلوی سے پچھلے جنم میں حاصل کی تھی۔ اب صرف "تفسیر القرآن" کا کالم خالی ہے۔ جو امید ہے۔ جلد پُر ہو جائیگا۔ جن کو زبدۃ المفسرین حضرت عبد الکریم صاحب قدیم مولوی فاضل جو آجکل کچھ خانگی حقائق و معارف کا درس دیتے ہیں۔ فارغ ہو کر شروع کر دینگے۔ باقی اخبار میں سوائے دو مرنے والوں کی ماتم پرسی اور فضول بوسیدہ خبروں اور زمیندار کی بدحواسی کے جس کا جواب الفضل میں کئی بار لکھا جا چکا ہے۔ اور کچھ نہیں۔ یا ۱۷ ارجون کے جلسوں کی کامیابی پر بہت سینہ کوبی کر کے دروغگوئی کو انتہا تک پہنچا دیا ہے۔

نامہ نگاران پیغام

"قادیانی تحریک کا حشر" کے عنوان سے "پیغام سیویاں" نے لدھیانہ۔ سرگودھا۔ سرحد اور بنوں۔ امرتسر۔ امروہہ۔ بھیرہ۔ بٹالہ کے اون نامہ نگاروں کے نام جات درج کئے ہیں۔ جو ہنوز "پیغام سیویاں" شکم مادر یا پشت پدر میں ہی تھا۔ کہ وہ پیدا ہو چکے تھے۔ اُن میں سے کسی ایک کا نام نہیں۔ سب کے سب بے نام و نشان ہیں۔ حتے کہ قادیان کے جلسہ کی اطلاع بھی گمنام نامہ نگار کی طرف سے درج ہوئی ہے۔ یہ تمام راستباز ارقام فرماتے ہیں۔ کہ جتنے اہل اللہ اور با خدا انسان اور تعلیم یافتہ سمجھدار طبقہ تھا۔ کوئی "قادیانیوں" کے ۱۷ ارجون والے جلسوں میں شریک نہ ہوا۔ ان تمام مقامات پر قسادیانی جلسہ کرنیوالے منہ ہی دیکھتے رہے۔ مگر ہو کا میدان نظر آتا تھا۔ اور یہ سب برکتیں "انجمن اشرار المنافقین" کے پمفلٹوں اور پوسٹروں سے نازل ہوئیں۔ اور انجمن کے ممبروں کو بڑی کامیابی نصیب ہوئی۔ ان نامہ نگاروں کی بے حیائی اور پیغام کی دہائی کا جواب صرف لعنۃ اللہ علے الکاذبین سے بہتر کوئی نہیں۔ سو وہ ہم بلا دریغ پیش کرتے ہیں۔

انجمن اشرار کا خیر مقدم

بڑے بڑے جلیل القدر علماء اور صوفیاء اور اتقیاء اور اولیاء اور باخدا لوگوں کے خطوط اس محسن کش انجمن کے خیر مقدم میں شائع ہوئے ہیں۔ یہ "خیر مقدم" کی سُرخی خاص ایجاد بندہ ہے۔ اگرچہ گندہ ہے۔ اس خیر مقدم کرنے والوں میں ایک قادیانی احمدی مگر "مرزا غلام رسول" صاحب پشاوری کا خط بھی درج ہے۔ جنہوں نے اپنی خاص ضرورت کے لئے انجمن مذکور سے پمفلٹ مانگے تھے۔ صرف پمفلٹ مانگنے پر وہ بھی "خیر مقدم" کرنے والوں میں شامل کئے گئے۔ سبحان اللہ و بحمدہٖ۔ یہ نمونہ ہے خیر مقدم کرنے والوں کا۔ مرزا صاحب کے کارڈ میں نہ تو انجمن کا کوئی ذکر ہے۔ نہ اس کی قائمی پر کسی مبارک باد یا خوشی کا اظہار ہے۔ صرف اس قدر لکھا ہے۔ کہ "آپ کا ارسال کردہ ٹریکٹ میرے ہاتھ آیا۔ میرے دوست اس ٹریکٹ کے مطالعہ کے بہت خواہشمند ہیں۔ لہذا ملتمس ہوں۔ کہ چند کاپیاں فوراً ارسال فرما کر ممنون فرمائیں"۔ یہ ہے جمعیۃ اشرار کا خیر مقدم۔

ہو جائیگا

انکشافات کا ایک کالم کھولا ہے۔ جس میں "ہو جائیگا" کی سُرخی سے "حضرت مصور اسرار کی قلم سے" پنجابہ مضمون لکھا ہے۔ اور جہاں تک ہمارا فہم ہے۔ ہم سمجھتے ہیں۔ کہ پیغام بلڈنگس لاہور میں اور دفتر رئیس الاشرار زمیندار میں اسی یک کالم کو تمام "پیغام سیویاں" کا روح رواں اور مغز سمجھا گیا ہے۔ اور اسی پر خوش ہو کر اسیران پیغام نے دو نقل بھی پیغامی ہال میں بے وضو ادا کئے ہونگے۔ اس کا جواب انشاء اللہ پیغام سیویاں کا دوسرا نمبر دیکھ کر "فاروق" خدا کے فضل سے ایسا دیگا۔ کہ امیر و وزیر مشیر و اسیر مدیر و پیر سب کے سب وجد میں آکر ناچنے لگیں گے ؎ فانتظروا:۔

پیغام پارٹی کا ارتداد

مولوی محمد علی صاحب امیر پیغام کے عقائد فاسدہ کی قرار واقعی تردید اور اس کے اپنے اقرارات سے جو مسیح موعود ؑ کا ثبوت جسکا آجتک جواب پیغام پارٹی نے نہیں دیا۔ اور نہ آئندہ دیسکیگی۔ انشاء اللہ ۱۰ کے ٹکٹ بھیجکر دفتر فاروق سے منگا لیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رئیس الاشرار زمیندار کا سگ دیوانہ

۲۲ اگست ۱۹۲۸ء کے "زمیندار" کو ایک دوست نے مجھے دکھا کر کہا کہ اس کے مزخرفات کو دیکھو جو اس نے اپنے ناظرین کے ناشتہ کے لئے توذہ سرگین کی طرح "زمیندار" کے کہیت کے ایک کنارے جمع کیا ہے۔ میں نے جب اس کو پڑھا تو معلوم ہوا کہ یہ ایک کیڑا ہے۔ جو لاہور کی تنگ و تاریک گلیوں کی عفونت سے پیدا ہوا۔ اور "زمیندار" کی بارد رو میں گر کر رینگنے لگا ہے۔ اس برساتی کیڑے کی کچلیوں نے طبعاً وہی زہر اگلا ہے۔ جو اس قسم کے حشرات الارض کی فطرت کے اندر موجود ہوتا ہے۔ تعجب ہے کہ اس سنڈاس کے کرم کو جو گندگی سے باہر نکلتے ہی مرجاتا ہے جس کی فرحت و آسائش گوبر کے ڈھیر میں ہی مقدر ہے۔ کیوں اس ڈھیر سے باہر نکلنے کی تمنا ہوتی ہے۔ حیرت پر حیرت ہے۔ کہ جس کا آغاز نامدار حرص و آز کی زنجیروں میں جکڑا ہوا ہو جس کا "حضرت مولانا" خاک ذلت و ادبار میں ہزاروں حسرتوں نامرادیوں کو سینے میں لیکر اپنی سفلی زندگی کے دن گذار رہا ہو اس کے نمک خوار کو دوسروں سے دست و گریبان ہونا کیسے سوجھتا ہے۔ اور تعجب پر تعجب آتا ہے کہ ہار کھایا ہوا تباہ حال نامراد بزدل دہقان کیوں آئے دن پاکھنڈ مچاتا اور اپنی ہنسی کراتا ہے۔ اور کیوں غصہ اور جوش میں آکر کاغذی گھوڑے کی ٹاپ سے اپنے فاتح حریف کو روندتا اور سرکنڈے کے تیروں سے ہیجڑے کی بہادری اور تہمتنی کا ثبوت دیتا اور اس پر ناز کرتا ہے۔

عطاء تو بلقاء تو

ناظرین فاروق کو یاد ہوگا۔ کہ ہمنے ۶ اگست کی اشاعت میں "زمیندار" کی اس بے ایمانی اور دروغگوئی پر کہ "قاسم علی بیش قرار وظیفے لے کر مرزائیت کی خدمت کرتا ہے" تنبیہ کرتے ہوئے لکھا تھا۔ کہ زمیندار اگر اس کا ثبوت پیش کر دے۔ تو میں اپنی قلم سے اخبارات میں اعلان کر دوں گا۔ کہ مسٹر ظفر علی خان واقعی ظفر الملت والدین راستگو صادق انسان ہے۔ اور جو کچھ وہ سلسلہ احمدیہ کے متعلق کہتا ہے۔ سب سچائی پر مبنی ہوتا ہے۔ اور اگر ایسا نہ کیا۔ اور ہرگز نہ کریگا۔ تو پھر لعنۃ اللہ علی الکاذبین کا ہدیہ آسمانی اس کی پیشانی پر کندہ کرا دیا جائیگا جس سے اس کا مفتری ہونا سب کو معلوم ہو جائے۔

اس کے جواب سے عاجز آکر اپنی دروغگوئی کی نجاست کو ہضم کر کے "زمیندار کا قاضی" سگ دیوانہ کی طرح دار قتہ ہو کر اپنی ادبی قابلیت اور جونپوری لیاقت کے جوہر دکھاتا ہوا تعصب اور حق سے مخالفت کے جوش میں اندھا بن کر دہقانی تہذیب کا وہ مظاہرہ کرتا ہے جس سے کمہار کا گدھا بھی مارے شرم کے کہہ اٹھے۔ کہ یہ قاضی کم بیش تو واقعی حیوان بشکل انسان ہی نکلا جس نے ۔ لے بسا ابلیس آدم روئے ہست کی بھی تصدیق کر دی۔ خدا کا احسان ہے۔ کہ ہماری تحقیق کے بغیر ہی اس "قاضی جونپور" نے اپنے اقوال و افعال سے ثابت کر دیا۔ کہ وہ انسانی صورت رکھنے والوں کے اس گروہ میں سے ہے۔ جو

"گبریلے کی طرح شب و روز سرگین میں غلطان بیجان رہنے کو سرمایہ نشاط و کامرانی اور معراج عیش جاودانی سمجھتا ہے۔ سرگیں خور اور سرگیں زائیدہ بدلگام تعفن پرستی اور سرگین خوری پر اس حد تک قناعت نہیں کرتا کہ خود اس عفونت زار زمیندار میں اپنی ذلیل و خوار زندگی کے دن گذار کر لاہور کو اپنے وجود نامسعود سے پاک کر جائے۔ بلکہ اس دہقانی بدتہذیبی کی گندگی کو اپنی تھوتھنی سے کرید کرید کر ہر طرف اچھالتا ہے اور شائستگی کی صاف فضا کو اپنے خبث باطن کے اظہار سے خواہ مخواہ متعفن کرتا ہے"

سن او جونپور کے قاضی! میں نے تیرے اس سنڈاس میں پتھر نہیں مارا۔ بلکہ تیرے سر پر اٹھوا کر زمیندار کے ہی کھیت میں ڈلوا دیا ہے۔ اور جو غلاظت تیرے منہ سے سیدنا و امامنا حضرت اولوالعزم خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حق میں نکلی ہے۔ اور جو یاوہ گوئی اور ہرزہ درائی تو نے خدا کے مقرر کردہ خلیفہ برحق کی شان میں کی ہے۔ وہ تو نے اپنے اسلاف نابکار اور کفار اشرار کی روح کو ثواب پہنچانے کی نیت سے کی ہے جس کی ہمیں کچھ شکایت نہیں کیونکہ میں جانتا ہوں۔ کہ خدا کا محمود مظفر و منصور ہو گیا۔ جیتنے والا جیت گیا۔ نامراد ہونے والے نامراد ہو گئے۔ اب کسی دہقان یا قاضی حیوان کے رونے اور جھینکنے اور اپنے سر اور منہ اور ہاتھوں پر نجاست اور غلاظت ملنے سے کیا حاصل۔

کون نہیں جانتا۔ کہ ایک قادر جج کو ایک جھوٹے زمیندار کے خلاف فیصلہ دیکر کیوں اشتعال آنا چاہیئے۔ جبکہ نامراد اور مایوس دہقان عدالت کے کمرے سے کچھ منہ سے بڑبڑاتا ہوا اور کچھ بکتا ہوا نکلتا ہے۔ ذلیل ذلیل ہے۔ جج جج ہے۔ دہقان کی پادر ہوا یاوہ گوئی کوئی آندھی نہیں جس سے عالیقدر جج کی مستقیم اور مضبوط کرسی ہل جائے گی۔ اگر آج فرومایہ "زمیندار" کا نمک خوار اپنی حقیر و بے بس لومڑی کو اپنا معبود اور مسجود سمجھکر خدا کے شیر اور آسمانی ہزبر کی طرف خنزیروں اور کتوں کی خون میں ہو کر پوستین پھاڑنے کو لپکتا ہے۔ تو اس کا علاج خدا کے فضل سے حضرت امیر المومنین امام المتقین حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ الی یوم الدین کا یہ ادنے خادم ایسا کر سکتا ہے کہ غوغوکرتا ہوا بھاگتا نظر آئیگا ۔ ارے

سمجھا ہے کیا امیر معانی طراز کو گدی سے کھینچ لیگا زمیندار کو

رئیس الاشرار کا حامی

ناظرین میں اس زمیندار کے کھیت کے بتھوے کے چند نمونے ذیل میں نقل کرتا ہوں۔ جو اس بدزبان بدباطن بدلگام بدانجام نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بصرہ اور آپ کے خدام کی شان میں اپنے معبود ومسجود لومڑ کی حمایت میں کی ہے۔ لکھتا ہے کہ

"خلیفہ قادیان کو یقین تھا۔ کہ قادیان سے کبھی اونکی خلاف کوئی آواز نہ اُٹھے گی۔ کیونکہ عقل کے اندھے اور گانٹھ کے پورے مریدوں کی خوش اعتقادی کے باعث انکے پاس روپیہ کی کمی نہیں۔ (ہائے روپیہ جس نے زمیندار کے خرمن میں آگ لگا رکھی ہے اور رات دن اسی آتشکدہ میں پڑا جلتا ہے کہ خدا نے یہ ہُن قادیان میں کیوں برسا دیا۔ فاروق)

اور کسی احمق نے انہیں یہ بھی بتا دیا ہے۔ کہ ہر شخص کی ضمیر کی آواز (سیٹھ برلا کی طرح) روپے کی جھلک دکھا کر خریدی جا سکتی ہے۔ اور ہُنر ہر معترض کی زبان پر مہر سکوت لگا سکتی ہے۔ (جیسا کہ تبلیغ کانفرنس سکھر میں وہ اپنا جلوہ دکھا چکی ہے۔ فاروق)

اتفاق سے قادیان میں باہر کے کچھ ایسے آدمی جمع ہو گئے ہیں۔ جن کی غرض ہی جلب زر تھی (لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ فاروق) انہوں نے اپنی ضمیر فروشیوں سے اس خیال کی تصدیق وتوثیق بھی کر دی۔ اور انہیں کامل یقین ہو گیا۔ کہ اون کے کسی نازیبا سے نازیبا فعل کے خلاف بھی قادیان سے کوئی آواز بلند ہونا ممکن نہیں۔

خدا کی شان۔ قادیان میں انجمن احرار المسلمین (معروف بہ اشرار المنافقین۔ فاروق) قائم ہو گئی جس نے قادیان کے قصر خلافت کے رازہائے درون پردہ سے بیرونی دنیا کو آشنا کرنے کے لئے قلمی ولسانی جدوجہد کرنیکا تہیہ کر لیا ہے" (زمیندار)

خدا کی شان کا پتہ تو انشاء اللہ دنیا کو بہت جلد لگ جائیگا۔ کہ "اشرار المنافقین" اور رئیس الاشرار زمیندار اس آہنی سلسلہ کو گیا بگاڑ سکتے ہیں۔ مگر او باطل کے نمبر قاضی اور زمیندار تو کیوں سگ دیوانہ کی طرح ناحق کے غصہ سے جھنجلا کر غیظ کے جھاگ منہ پر لاتا اور راستبازوں کی عزت کا ٹکڑا کو لپکتا ہے۔

اوناچیز کرم خاکی۔ کیا تو سمجھتا ہے۔ کہ زمین کا ایک کیڑا جو زمیندار کے کہیت میں اس لئے پہنچا ہے کہ حرص وآز کے منہ کے لئے کوئی دانہ تلاش کرے۔ وہ خدا کے مقرر کردہ خلیفہ کو نگل جائیگا؟ ہرگز نہیں! وہ تو کسی کے پاؤں کے نیچے ہی دبکر کچلا جائیگا۔

اے زمیندار کی ناپاک ذریت تجھے اپنے حال پر کبھی رونا نہیں آتا۔ کہ جس نامراد اور مجبور زمیندار کے تمام کپڑے سفلی زندگی کے کیچڑ سے آلودہ ہیں۔ اور پاکیزگی کا ایک درجہ بھی جسے نصیب نہیں۔ وہ دنیا کے مکار اور جیفہ خوردوں کی طرح یہ تمنا رکھتا ہے کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے سنگین قلعہ کو کاغذی کدالوں سے گرا دیگا۔

او اشرار المنافقین کمپنی کے سولجرو! کیا تمہیں امید ہو گئی ہے۔ کہ کمپنی کا کوئی دست وپا بریدہ سولجر یا اس کا کوئی ہزیمت خوردہ سپہ سالار خدا کے قائم کردہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خلاف قلم پکڑ کر یہ گمان کرتا ہے۔ کہ اب وہی اکیلا زہریلا سانپ خدا کے محمود اور مظفر ومنصور اولوالعزم کی ایڑی کو ڈسیگا۔ اور اس وقت تک اپنے باریک تنگ وتاریک سوراخ میں واپس نہ جائیگا۔ جب تک اپنی ساری کچلیوں سے کام نہ کر لے؟ ہرگز نہیں! وہ تو بہت جلد اوس مچھلی کی طرح جو پانی سے الگ کی جائے تڑپ تڑپ کر بیکار ہو جائیگا۔ اور اس کا سارا جوش ٹھنڈا پڑ جائیگا۔ سُن اور کان کھولکر سُن ؎

تو بدنصیب شخص ہے آفت رسیدہ ہے
اور پائے شوق ودست تمنا بریدہ ہے
محمود آج جوش مسرت سے لال ہے
پر دیکھ تیرے چہرے کی رنگت پریدہ ہے
کیوں تیری کشت زار میں ہے آگ لگ گئی
کیوں جل گئے اپنی آگ میں حق سے کشیدہ ہی
گو رسی جل گئی ہے تری بل نہیں گیا
بدلا ہے تو اگرچہ زمانہ بدل گیا،

مشینری زراعتی آلات وسامان آہنی

بٹالہ کی مشہور ومعروف چارہ کترنے کی مشین آہنی رہٹ (ہرٹ) نہری اونچے رقبہ اراضی کے لئے جھلاریں زراعتی فارم کے نمونے کے آہنی ہل۔ خراس (بیل چکی) بیلنہ جات۔ چاولوں کی مشین (رائس ملز) سیویاں بھینیاں بنانے کی مشین۔ بادام روغن نکالنے کی مشین وغیرہ وغیرہ منگوانے کے لئے ہماری باتصویر فہرست طلب فرمائیے۔

علاوہ ازیں ہر قسم کی ڈھلائی لوہے۔ پیتل وغیرہ کا کام پیٹرن نمونہ آنے پر کرایا جاتا ہے۔ ایک دفعہ آزمائش شرط ہے۔

ایم عبدالرشید اینڈ سنز جنرل سپلائرز احمدیہ بلڈنگ بٹالہ (پنجاب)

اعلیٰ مشہدی لنگیاں اور پشاوری کلاہ

ہم ہر قسم کی چھوٹی بڑی مشہدی۔ پشاوری کناویز عورتوں کے سوٹ کے لئے نئی گز عمدہ فروخت کرتے ہیں نیز کلاہ پشاوری جس قیمت اور جس سائز کا مطلوب ہو۔ بھیجا جا سکتا ہے۔ مال بذریعہ وی پی ارسال ہوگا۔ اگر خدانخواستہ پسند نہ آئے تو صرف محصول ڈاک کاٹ کر باقی قیمت واپس کر دیجائے گی۔ یا اس کی جگہ دوسری چیز روانہ کر دیجائے گی۔ احمدی احباب فرمائش بھیجکر فائدہ اُٹھائیں مال دوسری دوکانوں کی نسبت عمدہ اور ارزاں ارسال ہوگا۔

میاں محمد وغلام حیدر بازار کریم پورہ شہر پشاور۔

حق الیقین رد "ہفوات المنافقین"

کچھ عرصہ گذرا ایک شیعہ نے ہفوات المسلمین نام کی ایک کتاب تصنیف کر کے شائع کی تھی جس میں آئمہ اسلام پر نہایت نازیبا اعتراض کئے تھے۔ اس کا جواب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے نہایت لطیف اور مدلل ارقام فرما کر عامۃ المسلمین پر ایک احسان عظیم کیا ہے۔ قیمت ۱۲ ار

ملنے کا پتہ: مینجر فاروق بک ایجنسی قادیان پنجاب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کھسیانی بلی کھمبہ نوچے

لاہوری پیغام کا "آخری نبی نمبر" نام سے شرمانا۔

اور

کھسیانے ہوکر آپے سے باہر ہوجانا

"قادیان کی ہلچل" کی سرخی سے عالیجناب حضرت مولانا دوست محمد صاحب ایدہ اللہ از خود رفتہ ہوکر ایک نوٹ لکھتے ہیں۔ کہ پیغامیوں کے "آخری نبی نمبر" کا اعلان قادیان میں خاص گھبراہٹ اور سراسیمگی کا موجب ہوا ہے۔ اور قبل از اشاعت نمبر مذکور اونہوں نے واویلا کرنا شروع کر دیا ہے۔ الفضل اور فاروق کہتے ہیں۔ کہ یہ ہماری نقل ہے۔ کبھی "آخری نبی" نام رکھنے پر اعتراض کیا جاتا ہے۔ کہ یہ مجوزین کی بدمذاقی کا ثبوت ہے"

"آخری نبی"

نام رکھکر پیغام کا پرچہ نکالنا لاریب اہل پیغام کی بدمذاقی نہیں۔ بلکہ حماقت کو ثابت کرتا ہے۔ مگر بدقسمتی سے موزون نام سوجھا نہیں۔ بھوکے کی طرح دو۔ اور دو کو چار روٹیاں کہکر اپنا دل حضرت مولانا دوست محمد صاحب اس طرح خوش کر لیتے ہیں۔ کہ "آخری نبی" نام اس لئے رکھا گیا ہے۔ کہ "خاتم النبیین" جیسا نام تو مقدسین قادیان کے غلط معنوں کا متحمل ہو سکتا ہے۔ لیکن یہ "آخری نبی" ایسا نام ہے جس پر قادیانیوں کی دسترس نہیں ہو سکتی۔ بلکہ اس جدید ترکیب کے تمام سے اہل قادیان کے جدید اعتقادات پر آنحضرت زد پڑتی ہے۔ قادیانیوں کو یہ پیغامی ترکیب کی اصطلاح خواہ کتنی ہی بھونڈی اور بودی معلوم ہو تاہم اس کی ترکیب میں غلطی نہیں"

لاہوری پیغام کی گھبراہٹ

اس میں شک نہیں مولانا دوست محمد صاحب مدظلہ العالی کو فاروق اور الفضل کے اعتراضات نے چونکا دیا ہے۔ جن کا کوئی جواب تو ان سے بن پڑا نہیں۔ آخر کھسیانے ہوکر بلی کی طرح کھمبہ نوچنے پر آگئے۔ اور اپنے قدیمی نیاز مند خدمت گذار فاروق کو اس طرح منہ چڑانے لگے۔ کہ

"فاروق کے رسوائے عالم اور گندہ دہان ایڈیٹر میر قاسم علی نے بھی جو آج سے ڈیڑھ سال قبل احمدیہ بلڈنگس لاہور میں (بموجہہ اصدق الصادقین مولانا دوست محمد صاحب ادام اللہ برکاتہ نہایت عجز و کے ساتھ۔ فاروق) اپنی سابقہ گندہ دہانی پر اظہار ندامت اور آئندہ کے لئے (حضرت امیر ایدہ اللہ بنصرہ کے دست مبارک پر۔ فاروق) توبہ کرنے آیا تھا۔ اور حضرت "امیر ایدہ اللہ" کی خدمات اسلام کا (جو آپ کے ذریعہ لاکھوں آریہ اور عیسائی داخل اسلام اور مسلمان بھلا نیوالے مصدق مسیح موعود علیہ السلام ہو چکے ہیں۔ فاروق) حضرت تھا۔ بڑے زوردار الفاظ اور نہایت گندے پیرایہ میں ہمارے خلاف پروپاگنڈا شروع کیا ہے"۔ (پیغام ۷ اگست ص۲)

دیکھئے مولانا مدیر پیغام ہداہ اللہ الی سبیل السلام اپنے خدمت گذار "فاروق" کی خدمت کا ان الفاظ میں اعتراف کرتے ہیں۔ کہ فاروق نے "زوردار الفاظ میں" ان کی خدمت کی ہے۔ زوردار الفاظ کے ساتھ "نہایت گندے پیرایہ" کا فقرہ تو کوئی جوڑ ہی نہیں۔ "زوردار الفاظ"، کا جملہ مقام مدح میں استعمال کیا جاتا ہے نہ کہ محل ذم میں۔ مگر مولانا کی جانے سر کی پیزار۔ وہ تو از خود رفتگی میں جو اناپ شناپ آیا۔ دھر گھسیٹا۔ امید ہے کہ وہ اس پر ضرور اظہار ندامت کرینگے۔ ورنہ دل میں ہی شرما چھوڑیں۔

لاہوری پیغام کی در دغ گوئی

فاروق کی ضرب شدید سے چلانا پیغامیوں کا پرانا طریق ہے۔ اور خاکسار ایڈیٹر فاروق کو کوس کر "ایم۔ اے اینڈ کو" کے حق نمک کو ادا کرنا "مولانائے اصغر" میاں دوست محمد صاحب مدیر پیغام کا حقیقی فرض جس کی شکایت نہیں۔ گلہ یا افسوس ہے تو یہ کہ ہمنے نہایت ادب سے فاروق مورخہ ۶ اگست میں معلالقاب مدیر پیغام کی خدمت میں چند معروضات پیش کی تھیں۔ جن میں سے گذارش سوم یہ تھی۔ کہ آپ چندے صداقت اور راستبازی اور صداقت پر عمل پیرا ہوکر دیکھیں تو کوئی "تکلیف نہ ہوگی۔ جو بات لکھو صداقت پر مبنی ہو۔ نہ افترا اور غلط بیانی سے پر"۔ مگر آپ نے ہمارے اس خیر خواہانہ دوستانہ مشورہ پر مطلق توجہ نہ کی۔ اور اپنی عادت مستمرہ کے مطابق افتراء پردازی سے لکھدیا کہ خاکسار ایڈیٹر فاروق جناب والا کی بارگاہ میں اپنے سابقہ گناہوں پر اظہار ندامت اور آئندہ کے لئے توبہ کرنے آیا تھا۔ مولانا مدظلہ! سچ کہو کہ یہ روایت کس ثقہ راوی سے آپ کو پہنچی ہے؟ کیا جناب بھی اس مجلس توبہ میں [illegible] اظہار ندامت کے وقت موجود تھے یا نہیں؟ اور خاکسار بیعت توبہ کے لئے حاضر دربار ہوا تھا۔ یا کسی اور غرض کیلئے؟ بندہ خدا جھوٹ بولکر کب تک کام چلا سکوگے۔ تمہاری کذب بیانیاں تو اب حد شمار سے بھی متجاوز ہو چکی ہیں۔ کسی سطر میں تو سچ بولدیا کرو۔ خاکسار قاسم اور پیغام بلڈنگس میں اظہار ندامت اور توبہ کرنے جائے؟ اور پھر "اہل پیغام" ڈیڑھ سال تک خاموش بیٹھے رہیں ؎ ایں خیال است و محال است و جنون۔

بہرحال آپ اس راوی صادق یا راویان کاذب کا نام بتائیں۔ جن سے آپ نے اس عقل و درایت کے خلاف واقعہ کو نقل کیا ہے۔ پھر آپ کو مفصل جواب بھی دیا جائیگا۔

"آخری نبی نمبر" پر ہمارا اعتراض

اس وقت تو جناب کو بجائے افتراء سازی اور کذب بیانی کے "فاروق" کے اس مطالبہ کا جواب دینا چاہیئے تھا۔ کہ

"آخری نبی" تو بقول جناب مولوی محمد علی صاحب امیر قوم لاہور حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہیں۔ نہ کہ حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم جیسا کہ مولوی محمد علی صاحب ریویو جلد ۱ صفحہ ۹ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فرماتے ہیں۔ کہ

نبی آخر زمان کا ایک نام رجل من ابناء فارس بھی ہے۔"

اس لئے "آخری نبی" نام سے اخبار کا کوئی نمبر نکالنا "امیر ایدہ اللہ" کی پوزیشن کو مشتبہ کر دیگا۔ کہ امیر پیغام تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو آخری نبی مانتے ہیں۔ اور مدیر پیغام لوگوں کو دھوکہ دینے کی غرض سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو "آخری نبی" ظاہر کرتے ہیں۔ اس اعتراض سے کہسیا کہ آپ کا ناحق ہائے وائے کرنا اور ایڈیٹر فاروق کے منہ آنا آپ جیسے ہونہار ولایت کے سیاح اور اسلام کے خیر خواہ کی شایان شان نہیں۔ کہ آپکے پیشوا کچھ مانیں اور آپ انکے خلاف کچھ۔ یہ یک بام و دو ہوا کا سا معاملہ ہو جائیگا۔ ایسا نہ ہو کہ لوگ کہنے لگیں۔ لوگ نہیں تو قادیانی پہلوان ہی یہ کہکر آپ کا ناک میں دم کر دینگے۔ کہ میاں دوست محمد صاحب ؎

تو چہ می سرائی و طنبورہ تو چہ می سرایدہ

لہذا آپ حواس قائم کر کے اس اعتراض کو صاف کر کے پھر اس موزون اور نو ایجاد نام "آخری نبی" کو نکالیں جس پر خیال آپکے قادیانیوں کی زد پڑ ہی نہیں سکتی۔ یہی ایک زد آپ کو اور آپ کے آقایان نامدار کو ابھرنے نہیں دے گی ؎

اگر در خانہ کس است حرفے بس است

چند قابل دید کتابیں

ہستی باری تعالیٰ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی وہ معرکۃ الآراء تقریر جو حضور نے سالانہ جلسہ ۱۹۲۱ء پر بیان فرمائی۔ قیمت عہ

منہاج الطالبین حضرت اولوالعزم فضل عمر رضہ خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی اون پر حقائق پر معارف تقریروں کا مجموعہ ہے جو حضور نے سالانہ جلسہ ۱۹۲۵ء پر بیان فرمائیں۔ قیمت ۱۰ر

قتل مرتد اور اسلام حضرت مولانا مولوی شیر علی صاحب بی۔ اے کی وہ زبردست تصنیف جس میں قرآن مجید و احادیث صحیحہ سے تمام ان مدعیان اسلام کی تحریروں کی تردید کر دی ہے۔ جو مخالفین سلسلہ نے اپنی جہالت سے اسلام میں مرتد کی سزا قتل کے ثبوت میں شائع کی تھیں جس کا جواب نہ فرنگی محلی نہ دیوبندی نہ کرم آبادی اور نہ کوئی دوسرا دے سکا۔ ہر ایک احمدی کو اس کا پڑھنا ضروری ہے۔ قیمت عہ

آپ بیتی مولوی ظہور حسین صاحب مولوی فاضل مجاہد بخارا کی خود نوشت تاریخ جس میں وہ پر درد و الم ناک حالات تحریر فرمائے ہیں۔ جو روس کے علاقہ میں انہیں پیش آئے۔ جن کو پڑھکر پتھر سے پتھر دل بھی پگھل جائیگا۔ اور صداقت سلسلہ عالیہ احمدیہ پر ایمان لے آئیگا۔ قیمت ۴ر

مسیح موعودؑ مولوی عبدالوہاب صاحب خلف حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی اچھوتی تصنیف جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر نئے طرز پر دلائل بیان کئے گئے ہیں۔ قیمت ۴ر

سیرت مسیح موعودؑ حضرت سیدنا فضل عمر رضہ خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی قلم سے قابل دید و لائق شنید۔ قیمت ۴ر

حیات نور الدین حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی اپنی لکھائی ہوئی سوانحعمری ہے جس کا مطالعہ احمدی احباب کو ضروری ہے۔ قیمت صرف ۱۰ر

خزینۃ العلوم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی تین تقریریں جنمیں مختلف علوم کا ذکر فرما کر احمدی مبلغین کو توجہ دلائی ہے۔ قابل دید۔ قیمت ۶ر

ملنے کا پتہ:۔ مینجر فاروق بک ڈپو قادیان۔ (پنجاب)

وصیتیں

وصیت نمبر ۲۸۸۹ میں مراد بی بی زوجہ اللہ دتا قوم ککے زئی عمر ۶۰ سال بیعت تقریباً دس سال سے ساکن شاہدرہ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶ رمئی ۱۹۲۸ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

(۱) میرے مرتے کے وقت میری جس قدر جائداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک، صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ (۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جاوے گی۔

(۳) میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ زیور مالیت قیمتی للعما روپیہ معہ نقد وصول کردہ حق مہر۔

العبد:۔ مراد بی بی زوجہ اللہ دتا۔

گواہ شد:۔ حکیم احمد الدین سکرٹری جماعت احمدیہ شاہدرہ لاہور۔

گواہ شد:۔ اللہ دتا خاوند موصیہ قوم ککے زئی سکنہ شاہدرہ لاہور۔

وصیت نمبر ۲۸۵۷ میں اللہ بخش ولد میاں غلام رسول صاحب قوم جنجوعہ راجپوت پیشہ سرکاری ملازمت عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن گوجرانوالہ ڈاکخانہ و تحصیل و ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷ ۵/۲۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ (۱) میری جائداد اسوقت کوئی نہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد لغ ۹۰ روپیہ ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط۔ المرقوم ۱۷ ۵/۲۸

العبد۔ موصی اللہ بخش ہیڈ سگنیلر۔

گواہ شد۔ محمد شفیع اسلم ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول کوہ مری

گواہ شد۔ محمد عبداللہ ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول بقلم خود۔